ہے کہ خدا بہتر جانتا ہے کیونکہ حضرتؒ تو ہمارے لیے سب کچھ تھے۔

جناب حبیب خان ——— تھائی لینڈ

والد ماجد شیخ الاسلام قائد شریعت، بانی و مہتمم مدرسہ دارالعلوم حقانیہ کے اچانک انتقال کی خبر سُن کر دل بحرِ غموم میں غرق ہو گیا، میری روشن دنیا اچانک اندھیر ہو گئی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کس طرح اپنے شیخؒ کی تعزیت کروں۔

جناب عبدالجلیل ——— برمنگھم

مولانا صاحبؒ کی وفات کا سُنا، دل کو بہت صدمہ پہنچا، بہت افسوس ہے لیکن سب کو اسی راستے پر چلنا ہے۔ سب کو میری طرف سے تسلی دیں۔ اللہ کریم استادوں کو، طلبہ کو اور اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائیں اور مولانا صاحب مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائیں۔ آمین

صاحبزادہ محمد ظہور ——— انگلینڈ

آج قاری خوشی محمد صاحب سے ملاقات ہوئی، اُن کی زبانی معلوم ہوا کہ قبلہ محترم جناب قبلہ گاہی صاحبؒ وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن
اللہ تبارک وتعالیٰ قبلہ مولانا صاحبؒ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

قبلہ محترم جناب مولانا صاحبؒ میرے لیے اپنے والد بزرگوار سے کم نہ تھے، میں ہمیشہ قبلہ گاہی صاحبؒ کی خدمت میں دُعا کے لیے حاضری دیا کرتا تھا۔

پروفیسر امتیاز احمد

گذشتہ ماہ میں امریکہ میں تھا، جب واپس لوٹا تو پتہ چلا کہ دُنیائے علم پر ایک قیامت گذر چکی ہے۔ حضرت علامہ مفسرِ قرآن، محدثِ دوران، فقیہ عالم اور عالم بے بدل، بانی دارالعلوم حقانیہ، مبلغ اسلام، محیِ سُنت، قاطع بدعت اور محافظ ملت مولانا عبدالحق حقانی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ اس دارِ فانی سے کوچ فرما چکے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مولانا عبدالحق حقانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات ملک و ملت بے پایاں و بے مثال ہیں۔ وہ پورے برصغیر اور بالخصوص سرزمین پاکستان میں علم دین اور اقدار دین کی فروغ و اشاعت اور ترویج و تعلیم کے محور تھے۔ تقریباً ایک صدی انہوں نے علوم دینیہ کا چراغ روشن کیے رکھا اور اسی چراغ سے لاکھوں چراغ روشن ہوئے اور ایک وسیع و عریض خطۂ ارضی آپ کے فیض بے پایاں سے منور ہوا۔ نہ صرف یہی بلکہ آپؒ کے ان چراغوں سے ہمیشہ چراغ روشن ہوتے رہیں گے اور یہ نور تا ابد پھیلتا چلا جائے گا۔ بلاشک ملت اسلامیہ ایک ناقابل تلافی نقصان سے دوچار ہوئی ہے اور دنیائے علم میں ایک ایسا خلا پیدا ہوا ہے شاید کبھی پُر نہ کیا جا سکے۔

برما ——— ہندوستان

جناب عثمان جہانگیر ——— رنگون

ریڈیو پاکستان پر انتقال کی خبر سُن کر بے حد صدمہ ہوا۔ رنگون کی تمام بڑی مسجدوں میں انتقال کی خبر لکھوائی اور مغفرت کی دُعا کروائی۔ تبلیغ کی شب گذاری والی تیجھان پے مسجد (جو برما کا تبلیغ کا مرکز ہے) میں حضرت امیر صاحب مولانا حافظ محمد صالح مظاہری دامت برکاتہم نے تمام مجمع کو حضرتؒ کی ذات گرامی کا تعارف کرا کے مغفرت کی دعا کی۔

(عثمان جہانگیر بن یوسف احمد۔ رنگون (برما)

اتحاد المجاہدین ——— برما

صدر ضیاء الحق شہید کا صدمہ ختم نہیں ہو پایا تھا کہ ہم دوسرے صدمہ سے دوچار ہوئے۔ عظیم مجاہد راہنما سے ہاتھ دھونے کے فوراً بعد اسی مجاہد اعظم کا بھی جو ملی اور قومی معاملات میں راہنما تھے۔ حضرت العلام شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی ذات گرامی سے بھی محروم ہو گئے۔ جو واقعۃً قوم و ملت کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ حضرت مولاناؒ کی دینی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، جس کی زندہ مثال ان کے ہزاروں کی تعداد میں شاگرد ہیں جو اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان کی بیسیوں تصانیف ہیں جس سے دُنیا کے ہر خاص و عام استفادہ کر رہے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ مرحوم کو اللہ میاں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اتحاد المجاہدین کے دفتر میں دوسرے دن مولانا مرحوم کے لیے قرآن خوانی کا انتظام کیا گیا۔ اور ہمارے مجاہدین ساتھی جو اس وقت خوست میں زیر تربیت ہیں مولاناؒ کے جنازے میں شریک ہوئے تھے۔

مولانا افتخار احمد صاحب فریدی ——— ہندوستان

اکتوبر کے "میثاق" میں مولانا سعید الرحمٰن صاحب علوی کے مضمون میں حضرت مخدوم مولانا عبدالحق صاحبؒ کی غمناک وفات کی خبر معلوم کر کے دل بے چین ہو گیا۔ بڑی آرزو تھی کہ پاکستان حاضر ہو کر حضرتؒ کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل کروں۔ وائے محرومی احقر۔ حضرت شیخ الہندؒ کی نسبتِ جہاد حضرت مدنیؒ کے ذریعہ حاصل کر چکے۔ سب سے بڑا میدانِ جہاد افغانستان میں قائم ہوا۔ اکوڑہ خٹک

کی مبارک سرزمین جس کو حضرت سید احمد شہیدؒ کے جہاد کا پہلا شرف حاصل ہوا اس انحطاط و زوالِ امت کے دور میں سب سے بڑا گنجِ شہیدان کا میدانِ جہاد حضرتؒ کے کے شاگردوں کے ذریعہ قائم ہوا۔ اس وقت حضرت والاؒ اپنے شہید شاگردوں کے ساتھ بدر و اُحد و خندق کے شہداء کی معیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ خدا کرے یہ نسبتِ عالی مدرسہ حقانیہ کے حضرات و تو ازتی رہے۔

... ضیاء الحق کی شہادت پاکستانی ملت کے ۵ ٹکڑوں کی صف آرائی ے جیا لک حال میں حضرتؒ کا تشریف لے جانا بڑا ہی المناک ہے۔

سیلاب ... افتراقِ ملت کے لیے یہ وقت بڑے ابتلاء کا ہے۔ اگر جنگ کا عذاب آیا تو وہ ایٹمی ہوگا۔ اس حالت میں مسلمانوں کی شہادت ایمان ... مسلمانوں ... ہے، اس وقت ہر ایک کو ذر دو رجاء والی دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے۔ حضرتؒ کے سالاتِ زندگی الحق میں یا سوانح کی شکل میں شائع ہوں تو مجھے بھیج دیجئے گا، اس کی قیمت اور ڈاک خرچ آپ کو بھیج دوں گا۔

سید امیر الحسینی الندوی، احمد آباد ھند

مخدومی و مکرمی بخدمتِ عالیجناب شیخ سمیع الحق صاحب زید شرفکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

بعد سلام مسنون و بصد احترام ! امید واثق ہے کہ آنجناب مع جملہ اہلِ خانہ و متعلقین بخیر و عافیت ہوں گے، یہ عاصی پُر معاصی بھی بفضلہ مع الخیر ہے۔

مخدومی المکرم ! گذشتہ دنوں ہند اور بیرونِ ہند کے مختلف اخبارات اور جرائد کے ذریعہ یہ المناک خبر ملی کہ شیخ المشائخ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عبدالحق حقانی صاحب زید مجدہٗ رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مسلمانانِ ہند ابھی شہیدِ اسلام و شہیدِ جہادِ افغانستان مردِ حق حضرت محمد ضیاء الحق علیہ الرحمہ کے سانحۂ ارتحال کے صدمات اور رنج و الم سے سنبھلے ہی نہ تھے کہ ان پر ایک اور کوہِ الم ٹوٹ پڑا۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ صرف برِ صغیر پاک و ہند ہی نہیں بلکہ پورے عالمِ اسلام کے علمی حلقوں میں انتہائی عزت و عظمت اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ہندوستان کے علمی حلقوں میں ہمیشہ آپ کا ذکرِ خیر ہوتا رہا۔

راقم الحروف دورِ طالب علمی کے ابتدائی ایام ہی سے اپنے اساتذہ کرام کی زبانی حضرت شیخ عبدالحق حقانی علیہ الرحمۃ کے غیر معمولی علم و فضل اور زہد و کمال کے بارے میں سنتا رہا اور دل ہی دل میں شرفِ ملاقات کا اشتیاق بڑھتا چلا گیا۔ بالآخر گذشتہ سال اکتوبر کے مہینے میں احمد آباد انڈیا سے پشاور تک کا سفر صرف اسی مقصد کے لیے کیا کہ دورِ حاضر کی اس عظیم شخصیت اور پیکرِ علم و کمال کی زیارت باسعادت سے مشرف ہو سکوں، چنانچہ ایک روز کراچی سے پشاور اور پھر وہاں سے اکوڑہ خٹک حاضرِ خدمت ہوا۔

جمعہ کا دن تھا جامع مسجد میں نماز ادا کی معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ حضرت علیہ الرحمۃ اپنی علالت کی وجہ سے گھر کے متصل چھوٹی مسجد میں نماز ادا فرماتے ہیں چنانچہ ایک طالبعلم کی راہنمائی میں اسی مسجد میں حاضر ہوا۔ حضرتؒ نماز سے فارغ ہو کر دو خادموں کے تعاون اور سہارے سے دولت کدے کی طرف چل دیئے۔ راستہ روک کر سلام کر کے عرض کیا کہ حضرت آپ کی ملاقات کی خاطر ہندوستان سے حاضر ہوا ہوں !

چند لمحے کھڑے کھڑے گفتگو فرمائی، اندازِ گفتگو اور حالت سے محسوس ہو رہا تھا کہ حضرتؒ غایت شفقت سے تکلف فرما رہے ہیں، لہٰذا معذرت کر کے رخصت طلب کی۔ فرمانے لگے کہ نہیں آج تو آپ میرے مہمان رہیں گے ! اور ساتھ ہی ساتھ اپنے صاحبزادے اور پوتوں کو حکم دیا کہ ان کو بیٹھک میں لے جائیں اور مشروبات سے تواضع کریں۔ حسبِ حکم مہمان خانے میں حاضر ہوا، آپ کے بھائی اور بچے نیز مدرسہ کے چند طلبہ ہندوستان سے متعلق حالات معلوم کرتے رہے۔ یوں عصر تک قیام رہا اور بعد میں شام کو راولپنڈی کے لیے روانہ ہو گیا۔ آپ کے اہلِ خاندان و متعلقین کی مہمان نوازی سے بے حد متاثر تھا اور اپنی قسمت پر شاداں و نازاں تھا کہ اللہ نے اپنی زندگی کی ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل فرمائی اور اس صدی کے ایک عظیم مجاہد اور امامِ وقت کی زیارت سے مشرف فرمایا۔

حضرت شیخ علیہ الرحمۃ اس صدی کے ایک عظیم مجاہد تھے جنہوں نے اس دور میں جہاد بالقلم والسیف دونوں کا عملی نمونہ پیش کر کے اپنی زندگی ہی میں وقت کی ایک سفاک و طاغوتی طاقت اور سُپر پاور اشتراکی روس کو پسپائی اختیار کرنے پر مجبور کر دیا، اور آپ کے تلامذہ اجلّہ نے جہادِ افغانستان میں مقدمۃ الجیش اور ہراول دستہ کا کردار ادا کیا ہے۔

جہادِ افغانستان کی کامیابی و کامرانی اور فتح مندی کا سہرا بھی حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کے سر ہے۔

افغانستان کی آزادی کے بعد جب کہ وہاں کے نظامِ حکومت اور امورِ مملکت سے متعلق حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کے تلامذہ ان کی راہنمائی اور سرپرستی کے زیادہ محتاج تھے، ایسے وقت پر مجاہدینِ افغانستان ایک سرپرست کی سرپرستی و راہنمائی سے محروم ہو گئے ہیں۔ جو یقیناً پوری ملتِ اسلامیہ کی محرومی اور ناقابلِ تلافی نقصان کے مترادف ہے۔

ہم کارکنان المرکز الاسلامی احمد آباد مرحوم کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راقم الحروف کی طرف سے آپ جُملہ اہلِ خانہ و متعلقین کو تعزیت اور قلبی ہمدردی پہنچا دیں اور اس عاصی پُر معاصی کے حق میں بھی دعا فرمائیں۔

ایک طالبہ کا تعزیتی خط

حضرتؒ کی رحلت پر طلبہ اور طالبات کے بھی بیسوں خطوط موصول ہوئے ذیل میں بطور نمونہ صرف ایک طالبہ کا خط جسے اس نے مولانا انوار الحق کے نام لکھا نذرِ قارئین ہے۔

مجھے یہ سن کر بہت افسوس ہوا کہ حضرت مولانا قدس سرہٗ وفات پا گئے ہیں۔

(باقی ص ۹۷۴ پر)